السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ نے کتاب حضرت محمد رشی علیہ السلام جو لکھی ہے اور ہندوں کی مذہبی کتاب سام وید کی عبارات سے نبی ﷺ کا رشی (رسول) ہونا ثابت کیا ہے۔ (1) سوال یہ ہے کہ کیا وید بھی زبور۔ توریت۔ انجیل کی طرح کتب آسمانی میں سے ہے۔ اگر نہیں تو مذکورہ وید کی عبارتوں سے ثابت کرنا اس کتاب کو آسمانی کتاب کا درجہ دینا ہوا یا نہیں؟ کیونکہ نبی اور رسول ﷺ کے متعلق بشارت آمد سوائے آسمانی کتب کے دیگر کتب میں ہر گز نہیں (ہو سکتیں۔ لہذا اگر یہ بھی دیگر اگلی آسمانی کتابوں میں سے ہے۔ تو اس کا ثبوت قرآن مجید واحادیث سے ہونا چاہیے۔ (محمد سلیمان از چکر دھر پور

۔ مرحوم ک مشہور ترین کتاب ''محمد رشی'' میں یہ تفصیلات موجود ہیں۔ 1

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارا اعتقاد ہے کہ وید مجموعی طور پر الہامی نہیں۔ لیکن بعض کلام اس میں کسی صاحب باطن کا درج ہو تو ممکن ہے۔ جس کلام سے محمد رشی لکھا گیا ہے۔ وہ کشفی معلوم ہوتا ہے۔ اگر آپ کی اس سے تشفی نہیں ہوئی۔ تو سمجھئے کہ (محمد رشی معتقدین وید کے لئے الزامی دلیل ہے۔ جیسے انجیل توراۃ موجودہ کے حوالے الزامی ہیں۔ (اہل حدیث 18 اگست 1933ء سمہ

وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر

نوشتہ (پنڈت) مقصود حسن صاحب حنیف چتر ویدی۔ متوطن روڈکی ضلع سہار نپور۔

اسلام پیارا۔ اسلام نورانی۔ ایک تبلیغی مذہب ہے اور اس حیثیت سے دیگر مذاہب کی تسلیم کردہ الہامی کتابوں سے واقفیت رکھنا اس لے مبلغین کے لئے فرض کفایہ ہے۔

ہمارے ملک ہندوستان کے عام باشندے وید کو الہامی کتاب مانتے ہیں۔ اور اس ملک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے مسلمانوں کا وید سے واقف ہونا ضروریات دین سے ہے۔ لیکن آج کتنے مسلمان ہیں۔ جو اس دینی ضرورت کے پورا کرنے والے ہیں۔ ہمارے انداز میں آٹھ کروڑ میں بامشکل دس بیس حد پچیس مسلمان ایسے نکلیں گے۔ جنھوں نے چاروں ویدوں یا ان کے ایک معتدبہ حصے کا مطالعہ کیا ہو۔ آج جبکہ ہمارے ملک میں کانگریس کا صرف اثر بلکہ حکومت قائم ہوتی جا رہی ہے۔ اور شدھی یا اشدھی کا سلسلہ بھی مستقل طور سے قائم ہو چکا ہے۔ مسلمانوں کے لئے پہلے سے زیادہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ ویدوں کا مطالعہ کریں جس سے نہ صرف اشاعت اسلام میں مدملے بلکہ اغیار کے حملوں کی مدافعت بھی کما حقہ ہو سکے۔ اسی واسطے اس عاجز کی دلی آرزو ہے۔ کہ مسلمانوں میں کم از کم ایک چھوٹی سی جماعت جس کی تعداد چند سو تک پہنچ جائے ایسی تیار ہو جائے جو ویدوں سے خاص طور پر واقفیت رکھتی ہو۔ ہمارے بہت سے جوانوں کے لئے ایسی جماعت کے افراد بن جانا کوئی مشکل کام نہیں۔ کیونکہ اس کام کے لئے سنسکرت کا جاننا۔ اب چنداں ضروری نہیں رہا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جب تک ویدک دھرم ایک تبلیغی دھرم نہیں کہا جاتا تھا۔ اس وقت تک وید کے پیرو اس شخص جو وید کا مطالعہ کرنا چاہے۔ یہ کہنے کا ایک حد تک حق رکھتے تھے۔ کہ جناب پہلے سنسکرت پڑھ آیئے تب اس مقدس کتاب کو ہاتھ لگایئے گا۔ لیکن اب ج ب کہ ویدک دھرم تبلیغی مذاہب کی ش شان ہی یہ ہے ک وہ کسی ایک زبان جاننے والوں کے لئے مخصوص نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی کتب مقدسہ کے ترجمے ہر زبان میں پڑھے جاسکتے ہیں۔ اور پڑھے جاتے ہیں۔ غرض کہ سنسکرت کا نا جاننا ہمارے نوجوانوں کے لئے وید کے مطالعہ کا مانع نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ ان میں سے جو افراد ہندی یا انگریزی سے ایک اچھی حد تک واقف ہوں۔ انھیں ویدوں کو ضروری پڑھنا اور اپنے دیگر بھائیوں کو پڑھانا چاہیے۔ کیونکہ انگریزی میں بہت پہلے سے اور آجکل ہندی میں بھی ویدوں کھ متعلق با کثرت لٹریچر فراہم ہو چکا ہے۔ اس سے فائدا اٹھایا جاسکتا ہے۔ پیروان ویدک جدید ترین فرقہ (آریہ سماج) اگرچہ انگریزی تراجم۔ اور اکثر ہندی تراجم۔ کو مستند نہیں مانتا۔ لیکن ان کے اس انکار سے ان کے مستند ہونے میں فرق نہیں آسکتا۔ اور اگر کوئی چھوٹا سا طبقہ ان کی صحت سے انکار کرے تو اسے چیلنج دیا جاسکتا ہے۔ کہ ترجمہ میں غلطی ثابت کرسکے۔ البتہ ایک امر ہے جو انگریزی یا ہندی داں مسلمان نوجوانوں کو شوق رکھنے پر بھی ویدوں کے مطالعے میں مانع آسکتا ہے۔ اور آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ عزیز مفید کتابوں کے ناموں اور پتوں سے ناواقف ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یہ مضمون ہم اسی غرض سے لکھ رہے ہیں۔ کہ ان کتابوں کا تذکرہ یک جا کیا جائے۔ تاکہ شائقین ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ان کتابوں کے پڑھنے سے پہلے جو جو معلومات طالب علم کو ہونی چاہیے۔ ان کو بھی اس مضمون میں فراہم کر دیا گیا ہے۔ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ جو لوگ انگریزی اور ہندی نہین جانتے وہ بھی ویدوں کو پڑھین۔ ان کے لئے ہم نے ویدوں کے ضروری حصص کا ترجمہ اردو مین کر لیا ہے۔ خدا وہ دن بھی کرے کہ یہ انتکابات کتابی شکل میں طبع ہو کر شائقین کے ہاتھوں تک پہنچ سکیں۔

شرتی اور سمرتی کا بیان

واضح ہو کہ برادران ہنود کے کتب مقدسہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک شرتی یعنی الہامی کتابیں۔ دوسرے یعنی کتب روایات عام ہندوں یعنی سناتن دھرمیوں ک نزدیک تو بہت سی الہامی کتابیں ہیں۔ لیکن فرقہ آریہ سماج الہام کو

صرف چارویدوں میں محدودماتتا ہے۔ ان چاروں کے نام یہ ہیں۔ 1۔ رگ وید۔ 2۔ سام وید۔ 3۔ یجر وید۔ 4۔ اتھر وید۔ یہ چاروں وید نظم میں ہیں۔ اگرچہ یجر وید اور اتھر وید میں کہیں کہیں نثر کے فقرے بھی پائے جاتے ہیں۔ وید کی نظم کا ہر شعر منتر یا رچا کہلاتا ہے۔ منتروں کے ایک بڑے مجموعے کو وید کہتے ہیں۔ مجموعہ کے لئے سنسکرت میں سنگھتا کا لفظ بھی ہے۔ اور کبھی کبھی وید کے بعد سنگھتا کا لفظ بھی ملادیتے ہیں۔ مثلا رگ وید سنگھتا۔ یجر وید سنگھتا۔ یعنی مجوعہ رگ وید مجوعہ یجر وید وغیرہ وید سنگھتاؤں کے بعد ہندووں کی مقدس ترین کتاب وہ ہیں جو برہمن گرنتھ کہلاتی ہیں۔ یہ کتابیں وید کی عمدہ ترین تفسیریں ہیں۔ سناتن دھرمی ان گرنتھوں کو الہامی بلکہ ویدوں کو ہی جزولانفیک طور پر مانت ہیں۔ لیکن آریہ سماجی ان کو شرتی کا درجہ نہیں دیتے۔ بلکہ سمرتی کے درجے میں لکھتے ہیں۔ یعنی ان کو غیر الہامی مقدس کتابیں سمجتے ہیں۔ برہمن گرنتھ۔ اگرچہ متعدد ہیں۔ لیکن ان میں چھ زیادہ مشہور ہیں۔ 1۔ تیریہ برہمن۔ 2۔ کوشیتکی برہمن یہ دونوں برہمن رگ وید کے متعلق ہیں۔ ۔ 3۔ ٹانڈیا مہاجر برہمن یہ سام وید کے متعلق ہے۔ چونکہ اس میں 45 ابواب ہیں۔ اس لئے اس کو پنچ وش برہمن بھی بولتے ہیں۔ 3۔ شت پت برہمن۔ تیتریہ برہمن یہ دنوں یجر وید کے متعلق ہیں۔ 6 گوپتھ برہمن۔ 7۔ یہ اتھر وید کے متعلق ہے۔

برہمن گرنتھوں کے خاص خاص فلسفیانہ اور صوفیانہ حصص آرنیکیوں اپنشدوں کے نام سے مشہور ہیں اس لئے سناتن دھرمیوں کے نزدیک وید گویا طرح کی کتابوں کو کہتے ہیں۔ یعنی سنگھتا برہمن آرنیک۔ اور اپنشدان کے نزدیک سمرتیاں ہیں ہندووں کے ہر طبقہ میں اپنشد بڑی مقبول اور خوب پرھی جانے والی کتابیں ہیں عام طور پر ان کو ویدوں کا عطر سمجھا جاتا ہے۔

سمرتیوں میں اگرچہ منوسمرتی بہت مشہور ہے۔ لیکن ہم اس کا ذکر نہیں کریں گے۔ کیونکہ ویدوں سے اس کا تعلق دور کا ہے۔ قریب کا نہیں ہے۔ ویدوں سے قریب کا تعلق رکھنے والے وسمرتیاں ہیں جو شروت سوتر کے نام سے مشہور ہیں۔ شروت کے معنی ہیں۔ وہ کتاب جو شرتی سے تعلق رکھے اور سوتر سوت یا ناگے کو کہتے ہیں۔ شروت سمور بھی متعدد ہیں۔ لیکن ان میں سے چند مشہور سوتروں کے نام یہ ہیں۔

۔ اشولائن۔ 2۔ شانکھا بن یہ دونوں رگوید کے متعلق ہیں۔ 3۔ آپستمپ۔ 4۔ بودھادین 5۔ کاتیاین یہ تینوں یجر وید کے متعلق ہیں 6۔ لاتیای ن سام وید کے معلق ہے۔ 7۔ کوشک۔ 8۔ ویتان۔ یہ دونوں اتھر وید کے 1 متعلق ہیں۔

وید سنگھتاؤں کی ضخامت اوران کے مختلف نسخے

آجکل عموما ویدک ینترالیہ اجمیر کے چھپے ہوئے وید دیکھے جاتے ہیں۔ یہ وید سنگھتایئں معمولی کتابی سائز پر جو ساڑھے چھ انچ چوڑا اور رس انچ لمبا ہوتا ہے چھپی ہیں۔ ہر صفحہ میں 29 سطریں ہیں۔ اور ہر وید کے صفحات کی تعداد حسب زیل ہیں۔ رگ وید 259 صفحات سام وید 120 صفحات یجر وید 159 صفحے اتھر وید 298 صفحے میزان کل چارویدوں میں بارہ سو چھتیس صفحات۔ یہ ضخامت ان ویدوں کی ہے جو آج کل عام طور پر ملتے ہیں۔ اور جو ہر ایک وید کی مشہور ترین قسم ہے۔ ورنہ ایک ایک وید کئی طرح کا ملتا ہے۔ کہتے ہیں کہ زمانہ میں حضرت سام وید صرف ایک ہزار طرح کا یا ایک ہزار شاخوں کا ملتا تھا۔ چاروں ویدوں کی ایک ہزار ایک سو اکتیس شاخیں مشہور ہیں گویا باقیچ تین ویدوں کی ملاکر 121 شاخیں یہ شاخیں اسی طرح سے پیدا ہوگئیں ہوں گی کہ ایک گھرانا ایک وید کو سکی طرح سے چڑھتا ہوگا۔ دوسرا گھرانا اسی وید کو زرا فرق سے پڑھتا ہوگا تیسرے گھرانے میں کچھ اور فرق ہوگا۔ ایک استاذ کس طرح پڑھتا ہوگا، ۔ دوسرا کسی طرح پھر ان شاگردوں اور شاگرد در شاگردوں میں اختلاف ہوا ہوگا۔ آج کل بھی بہت سے ویدوں کی کئی کئی شاخین چھپی ہوئی ملتی ہیں۔ رگ وید پہلے 21 قسم کا ملتا تھا۔ اب اس کی صرف ایک قسم یعنی شاکل شاکھا (شاخ) ملتی ہے۔ رگ وید کی ایک دوسری شاخ یعنی واشگل شاکھا کی نسبت معلوم ہے کہ اس میں اور شاکل میں بہت کم فرق تھا۔ یعنی واشکل میں شاکل سے چند گیت زائد تھے۔ اور بعض کی ترتیب مختلف تھی۔ یہ زائد گیت آج بھی ملتے ہیں۔ اور شاکل نسخہ میں عموما بطور ضمیہ شائع کردئے جاتے ہیں۔ اس طرح گویا رک وید کی دو شاکھایئں اس وقت موجود ہیں۔ سام وید کی آج کل جو شاخ عام طور پر پائی جاتی ہے۔ وہ رانائنی شاکھا ہے۔ سام وید کی ایک دوسری شاخ کوتھمی ہے رانائنی اور کوتھمی شاخوں میں تھوڑا ہی سا فرق تھا آج کل کوتھمی شاخ کا صرف ایک حصہ ہی پایا جاتا ہے۔ ایک تیسری شاخ سام وید کی بے حرمتی ہے غالبا اس شاکھ کا بھی کچھ حصہ موجود ہے۔ یجر وید کی بھی متعدد شاخیں تھیں جن میں سے اب پانچ چھ شاخیں ملتی ہیں۔ اول مادھینڈنی جو عام طور پر ملتی ہے دوم کانوی یہ بھی بمبئی وغیرہ میں چھپ گئی ہے۔ مادھینڈنی اور کانوی شاخوں میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ جرمنی کے پروفیسر ویبر نے غدر ہندوستان سے چند سال پشتر دونوں شاخوں کو یکجائی طور پر شائع کیا تھا۔ یجر وید کی یہ دونوں شاخیں شکل یعنی سفید کہلاتی ہیں۔ شکل یجر وید کو داجنی سنگھتا بھی کہتے ہیں۔ یجر وید کی تیسری شاخ تیتری سنگھتا کہلاتی ہے۔ یہ گورنمنٹ پریس یسور اور دیگر مقامات میں چھپی ہے اس شاکھا کی ضخامت ماہ دھینڈنی شاکھا سے تقریبا تین گنی ہے چوتھی شاخ کٹھ اور پانچویں میترا ینی کہلاتی ہے۔ ان دونوں شاخوں کو پروفیسر شروڈر نے 1890ء کے پس وپش وائنا دارالسلطنت آسٹریا سے شائع کیا تھا یجر وید کی آپس تمہی شاخ کے کچھ حصص بھی غالبا پائے جاتے ہیں۔ تیتری کٹھ میترانی وغیرہ شاخیں کرشن یعنی سیاہ یجر وید کہلاتی ہیں۔

کرشن یجر وید کا رواج رکھن میں اور شکل یجر وید کا رواج شمالی ہندوستان میں زیادہ ہے اتھر وید کی سکی زمانہ مین نو شاخیں تھیں۔ جن میں سے صرف شونک شاکھا ہی آج کل عام طور پر ملتی ہے۔ اس وید کی دوسری شاک یعنی پپلاو شاکھا کا دنیا میں صرف ایک نسخہ کشمیر میں تھا۔ اس واسطے یہ شاکھا کشمیر شاکھا بھی کہلائی جانے لگی ہے اس نسخہ کے کئی ورق گم ہیں۔ پروفیسر ماریسن بلوم فیلڈ اور پروفیسر رجاڈر گاربے کی حسن سعی سے یہ نسخہ 1901ء میں کرومو فوٹو گرانی سے چھپ کر شائع ہوچکا ہے۔ (اہل حدیث امر تسر ص 278 رجب 1357ھ سمہ) فضل محترم کے یہ اس مضمون کی یہ ابتدائی قسطیں ہیں۔ مضمون کافی طویل اور معلومات سے پر ہے جو اہل حدیث کی کئی اشاعتوں میں نکلا ہے۔ مناسب تھا کہ ہم یہ مضمون سارا نقل کرتے۔ مگر فتاویٰ کی محدود ضخامت ہمیں اس کے چھوڑنے پر مجبور کر رہی ہے۔ جو صاحب سارا مضمون پڑھنا چاہیں وہ اہل حدیث مرحوم 57 ہجری اور 58 ہجری کے فائل ملاحظہ فرمایئں (جامع)

کیا وید الہامی ہیں؟

(اس علمی بحث کی تفصیلات کے لئے 9 رجب 58 ہجری سے اہل حدیث کی فائلوں کو ملاحظہ فرمایئے۔ افسوس کے ساتھ ہم اس بحث کو بھی بوجہ عدم گنجائش کے یہاں درج نہیں کرسکے۔ فقط (راز

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص167

محدث فتویٰ